روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

منگل 15 نومبر 2005ء 12 شوال 1426 ہجری 15 نبوت 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 254

ہارٹلے پول میں بیت الذکر کا افتتاح اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان

بیوت الذکر خالصۃً اللہ کے ذکر کیلئے ہوتی ہیں ان میں لباس تقویٰ کے ساتھ جانے کا حکم ہے

تحریک جدید کی مالی قربانی میں دنیا بھر میں پاکستان اول ، امریکہ دوم اور برطانیہ سوم رہا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ مورخہ 11 نومبر 2005ء بمقام بیت الناصر ہارٹلے پول (برطانیہ) کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 نومبر 2005ء کو ''بیت الناصر'' ہارٹلے پول (برطانیہ) میں خطبہ جمعہ ارشاد فرما کر اس کا افتتاح کیا اور تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے ہارٹلے پول سے یہ خطبہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا اور متعدد زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے سورۃ الاعراف کی آیات نمبر 27 اور 32 کی تلاوت فرمائی جن کا ترجمہ یہ ہے۔ اے بنی آدم! یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہاری کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے اور زینت کے طور پر ہے اور رہا تقویٰ کا لباس! تو وہ سب سے بہتر ہے۔ یہ اللہ کی آیات میں سے کچھ ہیں تا کہ وہ نصیحت پکڑیں۔ اے ابنائے آدم! ہر سجدہ گاہ میں اپنی زینت (یعنی لباس تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

حضور انور نے فرمایا آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ ملک کے اس حصے (ہارٹلے پول) میں بیت الذکر تعمیر کریں۔ انصار اللہ یو۔ کے کی ذمہ داری تھی کہ اس کی تعمیر کا خرچ ادا کریں الحمد للہ کہ انہوں نے کھلے دل کے ساتھ اس کیلئے مالی قربانی دی اس کا بہت سا کام وقار عمل کے ذریعہ ہوا۔ رضا کاروں نے دن رات کام کر کے ناممکن کام کو ممکن بنا دیا۔ یہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کی قربانیوں کے نمونے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزاء دے۔

بیت الذکر تو بن گئی مگر ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ گئی ہیں کہ ہمارے دل اللہ کے آگے جھکے رہیں۔ دنیا کا کوئی لالچ اور مصروفیت خدا کی عبادت سے غافل نہ کرے۔ پانچوں وقت نماز باجماعت ادا کرنے والے ہوں تا کہ اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کرنے والے بن جائیں بیوت الذکر اللہ کی عبادت اور اس کے حکموں پر عمل کرنے کیلئے بنائی جاتی ہیں۔ یہ احمدی کی شان کے خلاف ہے کہ دنیا کی مصروفیتیں یا کام اور بہانے اسے بیت الذکر آنے سے روک دیں۔ تمام مردوں اور دس سال کے بچوں کو باجماعت نماز کی ادائیگی کیلئے یہاں آنا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لباس تمہاری جسمانی کمزوریوں کو ڈھانپتا ہے لیکن اصل لباس تقویٰ کا ہے جو روحانی کمزوریوں کو ڈھانپتا اور روحانی حسن کو بڑھاتا اور نکھار پیدا کرتا ہے اس لئے اللہ کا حکم ہے کہ بیت الذکر میں اپنی زینت یعنی تقویٰ کے لباس کے ساتھ جایا کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ چونکہ غذاؤں کا اثر اخلاق اور روح پر بھی ہوتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے میں حد سے تجاوز کرنے سے بھی منع فرمایا اور بتایا ہے کہ اسراف کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ حضور انور نے فرمایا کہ تحریک جدید میں ایک فنڈ بیوت الذکر کی تعمیر کیلئے ہوتا ہے جس میں ہر خوشی کے موقع پر چندہ دیا جاتا ہے خصوصاً طلباء امتحان پاس کرنے کی خوشی میں اس میں ادائیگی کرتے ہیں۔ اگر تمام دنیا کے احمدی طلباء کو والدین اور ذیلی تنظیمیں توجہ دلائیں تو جہاں بچوں کو مالی قربانی کی عادت پڑے گی وہ اپنے مستقبل کو بھی سنوار رہے ہوں گے۔ اور اللہ انہیں کئی قسم کے فکروں سے بھی آزاد کر دے گا۔

حضور نے ڈاکٹر حمید احمد خان صاحب اور ان کی اہلیہ ساجدہ حمید صاحبہ کا بہت محبت اور پیار سے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کے ذریعہ جماعت یہاں قائم ہوئی۔ ان کی روحیں آج اس بیت الذکر کے افتتاح سے خوش ہو رہی ہوں گی۔ اللہ ان کے درجات بلند فرمائے۔

حضور انور نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ تحریک جدید کا مقصد بھی یہی ہے کہ دنیا کے چپہ چپہ میں خدا کے گھر تعمیر کئے جائیں۔ شاملین تحریک جدید دلی جوش اور جذبے کے ساتھ رضاء الٰہی کے حصول کیلئے مالی قربانی میں حصہ لیتے ہیں۔ گزشتہ سال تحریک جدید کے دفتر اول کے شاملین کے کھاتے زندہ کرنے کی طرف میں نے توجہ دلائی تھی چنانچہ قریباً 3500 کھاتے ان کے ورثاء کی طرف سے ادائیگی کے بعد زندہ ہو گئے ہیں۔ تحریک جدید کی مالی قربانی کے لحاظ سے دنیا بھر میں پاکستان اول، امریکہ دوم، برطانیہ سوم اور جرمنی چہارم رہا ہے۔ افریقی ممالک میں نائیجیریا اول رہا ہے۔ تحریک جدید کے کل شاملین کی تعداد 4 لاکھ 42 ہزار ہے اس میں 24 ہزار سے زائد نئے مجاہدین ہیں۔ پاکستان کی جماعتوں میں اول لاہور، ربوہ دوم اور کراچی سوم رہا ہے۔ جبکہ اضلاع میں سیالکوٹ، میرپور اور بہاولنگر بالترتیب اول دوم، سوم رہے۔ حضور انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ تمام مالی قربانی کرنے والے شاملین تحریک جدید کے اموال و نفوس میں برکت دے۔

دو قطرے

حضرت حسنؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہنے والے قطرۂ خون اور رات کے وقت تہجد میں خشیت باری کے نتیجہ میں آنکھ سے ٹپکنے والے قطرے سے زیادہ کوئی قطرہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ جلد7 ص88 حدیث نمبر:34409)

ٹیچرز ٹریننگ کلاس

بعض مجبوریوں کی وجہ سے نومبر میں ہونے والی 42 ویں ٹیچرز ٹریننگ کلاس کو موخر کر دیا گیا ہے اب یہ کلاس انشاء اللہ العزیز 5 تا 14 دسمبر 2005ء کو ربوہ میں نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی کے زیر انتظام منعقد کی جائے گی انشاء اللہ۔ اس کلاس کے طلباء کو عربی تلفظ کی خصوصی ٹریننگ کے ساتھ عربی گرائمر اور قرآن کریم کا لفظی ترجمہ بھی سکھایا جائے گا۔ تمام اضلاع کے امراء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع سے اس کلاس کے لئے کم از کم دو ایسے نمائندگان ضرور بھجوائیں جو قرآن کریم ناظرہ جانتے ہوں اور واپس جا کر سکھانے کے لئے تیار ہوں۔ کلاس کے طلباء ٹریننگ کے بعد اپنی اپنی جماعت میں احباب کو قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھانے اور مزید اساتذہ تیار کرنے کا کام کریں گے۔ کلاس میں شرکت کرنے والے طلباء امیر صاحب ضلع یا صدر صاحب جماعت کا تصدیقی خط اپنے ہمراہ ضرور لائیں اس کے بغیر کلاس میں شرکت ممکن نہ ہو گی۔ آنے والے طلباء کلاس کا ضروری سامان مثلاً سادہ قرآن کریم، نوٹ بک اور قلم وغیرہ ضرور ہمراہ لائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن و وقف عارضی)

کوئی احمدی گھر ایسا نہ ہو جہاں تلاوت قرآن کریم نہ ہوتی ہو۔

احمدی کا اعزاز

خدا کے فضل سے مکرم افتخار احمد ایاز صاحب (لندن) کو ورلڈ نیشنز کانگریس کا سینیٹر منتخب کیا گیا ہے۔ ورلڈ نیشنز کانگریس ایک غیر سیاسی ادارہ ہے جو عوام الناس کے مسائل پر بحث اور غور کر کے اپنی سفارشات اقوام متحدہ کو بھیجتا ہے جو عموماً قبول کر لی جاتی ہیں۔ اس کا ہیڈ کوارٹر امریکہ میں ہے۔ نیز انہیں یونائیٹڈ کلچرل کنونشن آف یو ایس اے کی طرف سے انٹرنیشنل پیس (عالمی امن) ایوارڈ بھی ملا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہر دو اعزاز ان کے لئے بابرکت کرے اور بہتر رنگ میں انسانیت کی خدمت کی توفیق بخشے۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنایا

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے

آنحضرتؐ نے قرآن کریم پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی خاص طور پر نصیحت فرمائی تاکہ قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہوجائے

تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وفضائل کا احادیث نبویؐ کے حوالہ سے پرمعارف تذکرہ

خطبہ جمعہ حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 4/مارچ 2005ء بمطابق 4/امان 1384 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البینۃ آیت نمبر 4 تلاوت کی اور فرمایا۔

اس کا ترجمہ ہے کہ اللہ کا رسول مطہر صحیفے پڑھتا تھا ان میں قائم رہنے والی اور قائم رکھنے والی تعلیمات تھیں۔قرآن کریم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے کہ یہ پاک کتاب ہے اور ہر قسم کے ممکنہ عیب سے پاک ہے اور نہ صرف پاک ہے بلکہ ہر قسم کی حسین اور خوبصورت تعلیم اس میں پائی جاتی ہے جس کا کوئی مقابلہ ہی نہیں ہے۔ اور اس میں وہ تمام خوبیاں شامل کر دی گئی ہیں جن کی پہلے صحیفوں میں کمی تھی اور اب یہی ایک تعلیم ہے جو ہر ایک قسم کی کمی سے پاک ہے۔ بلکہ اس تعلیم پر عمل کرکے ہر برائی سے بچا جا سکتا ہے۔ اور نہ صرف بچا جا سکتا ہے بلکہ اس کی تعلیم پر عمل کرنے اور اس تعلیم کو لاگو کرنے سے ہی اپنی اور دنیا کی اصلاح ممکن ہے۔یعنی یہ تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہی اب دنیا کی اصلاح کی، دنیا میں نیکیاں رائج کرنے کی، دنیا میں امن قائم کرنے کی، دنیا میں عبادت گزار پیدا کرنے کی، دنیا میں ہر طبقے کے حقوق قائم کرنے کی ضمانت ہے۔ تو جس نبی پر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کامل اور مکمل تعلیم اتری اور جو خَاتَمَ النبیّین کہلائے، جن کے بعد کوئی نئی شریعت آ ہی نہیں سکتی۔اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خود اس تعلیم پر کس قدر عمل کرنے والے ہوں گے، اس کا تصور بھی انسانی سوچ سے باہر ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہوں نے اس پاک کلام کو سمجھا، وہ آپؐ ہی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے اس کلام کا مکمل فہم اور ادراک حاصل ہوا۔یہ آپؐ ہی کی ذات ہے جس کو اپنے پر اترنے والی اس آخری کتاب، اس آخری شریعت، کلام کے مطالب اور معانی کے مختلف زاویوں اور اس کے مختلف بطون کو سمجھنے کا کامل علم حاصل ہوا۔گویا یہ خَاتَمَ النبیّین کی ذات ہی تھی جس نے اس خاتم الکتب کو سمجھا اور نہ صرف اس پر گہرائی میں جا کر عمل کیا بلکہ صحابہؓ کو بھی وہ شعور عطا فرمایا جس سے وہ اس کو سمجھ کر پڑھتے تھے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اس آخری کتاب کو پڑھنے کے بعد یہ ممکن ہی نہیں کہ کسی اور شریعت یا کتاب سے رہنمائی لی جائے۔ کیونکہ پہلوں کی باتیں بھی اس میں آ چکی ہیں اور آئندہ کی باتیں اور خبریں بھی اس میں آ چکی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بولا گیا ہے۔بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو۔اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے اسی قدر قوت وشوکت اس کلام کی ہوتی ہے‘‘۔

اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کو ہر کوئی جانتا ہے کہ کس طرح آپؐ نے صحابہؓ میں پاک تبدیلیاں پیدا کیں۔جو پاک تبدیلیاں صحابہؓ میں ہوئیں کہ راتوں کو جاگ کر محفلیں لگانے والے اب بھی راتوں کو جاگتے تھے لیکن راگ رنگ کی محفلیں نہیں جمتی تھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدوں میں راتیں گزرتی تھیں۔پھر جو شراب کو پانی کی طرح پینے والے تھے انہوں نے جب خبر سنی تو نشے کی حالت میں بھی یہ نہیں کہا کہ پہلے پتہ کرو کیا ہو رہا ہے کیا نہیں ہو رہا۔بلکہ پہلے شراب کے مٹکے توڑے گئے۔تو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی ہی تھی جس نے یہ انقلاب برپا کیا۔

تو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ جس قدر کسی شخص کی قوت قدسی ہوتی ہے اسی قدر اس کا قوت وشوکت کا کلام ہوتا ہے۔پھر فرمایا کہ:

’’آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی اور کمال باطنی کیونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبہ پر واقعہ ہوا ہے جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں پہنچا۔کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی۔اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے اور اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے۔اور جیسے نبوت کے کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔آپؐ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپؐ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپؐ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے۔یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

باعتبار ترتیب مضامین، کیا باعتبار تعلیم، کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار ثمرات تعلیم، غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف کا کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن شریف نے کسی خاص امر کی نظیر نہیں مانگی بلکہ عام طور پر بے نظیر طلب کی ہے یعنی جس پہلو سے چاہو مقابلہ کرو۔ خواہ بلحاظ فصاحت و بلاغت، خواہ بلحاظ مطالب و مقاصد، خواہ بلحاظ تعلیم، خواہ بلحاظ پیشگوئیاں، پیشگوئیوں اور غیب کے جو قرآن شریف میں موجود ہیں۔ غرض کسی رنگ میں دیکھو یہ معجزہ ہے''۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 26-27 جدید ایڈیشن)

تو جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم ایک مکمل معجزہ ہے۔ اور یہی نہیں کہ اس میں مکمل تعلیم آ گئی اور یہ معجزہ ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معجزے کے ہر حکم کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیا اور اس پر عمل کر کے دکھایا تاکہ اپنے ماننے والوں کو بھی بتا سکیں کہ مَیں بھی ایک بشر ہوں، جہاں تک بشری تقاضوں کا سوال ہے۔ لیکن ایسا بشر ہوں جس کو خدا تعالیٰ نے اپنا پیارا بنایا ہے۔ اور اپنی طرف جھکنے کی وجہ سے پیارا بنایا ہے۔ تم بھی اس تعلیم پر عمل کرو، میری سنت کی پیروی کرو اور اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق خدا تعالیٰ کا قرب پانے والے بنو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کے حکموں پر کس حد تک عمل کرتے تھے۔ اس بارے میں حضرت عائشہؓ کا مشہور جواب ہر ایک کے علم میں ہے کہ جب آپؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ پوچھنے والے نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق قرآن ہی تھے۔

(مسلم کتاب صلاۃ المسافرین باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنہ او مرض)

یعنی قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کی۔ قرآن کریم میں جس طرح لکھا ہے کہ حقوق العباد ادا کرو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقوق العباد ادا کئے۔ قرآن کریم میں جن باتوں کو کرنے کا حکم دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں اور حکموں پر مکمل طور پر عمل کیا، ان کو بجا لائے، ان کی ادائیگی کی۔ قرآن نے جن باتوں سے رکنے کا حکم دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کو ترک کیا۔ قرآن کریم نے روزوں کا حکم دیا، صدقات کا حکم دیا، زکوٰۃ کا حکم دیا۔ آپؐ نے روزوں، صدقات اور زکوٰۃ کے اعلیٰ ترین معیار قائم کر دیئے۔ قرآن کریم نے معاشرے میں لوگوں کے ساتھ نرمی کا حکم دیا تو آپؐ نے نرمی کی وہ انتہا کی جس کی مثال نہیں مل سکتی۔ اپنے جانی دشمنوں کو بھی معاف فرما دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اصلاح معاشرہ کے لئے سختی کا حکم دیا تو آپؐ نے اس کی بھی پوری اطاعت و فرمانبرداری کی۔ غرض کون سا حکم ہے قرآن کریم کا جس کی آپؐ نے نہ صرف پوری طرح بلکہ اعلیٰ ترین معیار قائم کرتے ہوئے تعمیل نہ کی ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کے، آپؐ کے آپس کے تعلق کی بہت اچھی طرح مثال پیش کی ہے۔ کہ قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو موتی ہیں جو ایک ہی سیپ سے اکٹھے نکلے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم کو جاننا چاہتے ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو دیکھ لو۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں معلومات لینا چاہتے ہو، اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ آپؐ کے صبح و شام اور رات دن کس طرح گزرتے تھے، تو قرآن کریم کے تمام حکموں کو، اوامر و نواہی کو پڑھ لو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سامنے آ جائے گی۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانون قدرت اس کی فعلی کتاب ہے، اسی طرح پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے''۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 34 جدید ایڈیشن)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن کریم سے عشق اور محبت، اس کے احکامات پر عمل، اللہ تعالیٰ کی خشیت، اس بارے میں آپؐ کی سیرت ہمیں کیا بتاتی ہے؟ آپؐ کا قرآن کریم کو پڑھنے کے بارے میں کیا طریق تھا؟ اس بارے میں چند مثالیں احادیث سے پیش کرتا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکّہ میں نماز فجر پڑھائی آپؐ نے سورۃ مومنون سے تلاوت شروع کی۔ یہاں تک کہ جب موسیٰ اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا.......... تو شدت خشیت الٰہی کے باعث آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانسی شروع ہو گئی۔ اس پر آپؐ نے رکوع کیا۔

(مسلم کتاب الصلاۃ باب القراءۃ فی الصبح)

تو یہ خشیت اس حد تک تھی کہ اپنی قوم کی بھی ساتھ یقیناً فکر ہوگی۔ کیونکہ آپؐ کا دل تو انتہائی نرم تھا کہ جس طرح فرعون اور اس کی قوم تباہ ہوئے یہ لوگ بھی کہیں انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائیں۔ اس بات پر اتنا یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ذکر کیا ہے، جو مثالیں دی ہیں، تو انکار کی وجہ سے آئندہ بھی ایسے واقعات ہو سکتے ہیں۔ تو کہیں میری قوم بھی اس انکار کی وجہ سے تباہ نہ ہو جائے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ مجھے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آیت (ـ) (الزمر:68) کے بارہ میں دریافت کیا۔ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کی قدر نہیں کی جیسا کہ اس کی قدر کا حق تھا۔ اور قیامت کے دن زمین تمام تر اس کے قبضہ میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں جبار ہوں، میں یہ ہوں، میں یہ ہوں، اللہ تعالیٰ اپنی بزرگی بیان کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات اس جوش سے بیان کر رہے تھے کہ منبر رسول اس طرح ہل رہا تھا کہ ہمیں اس بات کا خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں منبر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لئے ہوئے گر نہ پڑے۔

(المستدرک للحاکم کتاب التفسیر)

اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہوئے آپؐ کا جوش غیر معمولی ہو جایا کرتا تھا۔ کیونکہ آپؐ کی ذات ہی تھی جسے اللہ تعالیٰ کی جبروت اور قدرتوں کا صحیح ادراک تھا، صحیح علم تھا، صحیح گہرائی تک آپؐ پہنچ سکتے تھے۔ اور آپؐ ہی کی ذات تھی جس کے سامنے خدا تعالیٰ کی ذات سب سے بڑھ کر ظاہر ہوئی۔ تو آپؐ کو پتہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا کیا قدرتیں ہیں اور طاقتیں ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا اگر رحم نہ ہو تو یہ لوگ جو اس کی باتوں سے دور ہٹتے جا رہے ہیں، اس کے حکموں پر عمل نہیں کرتے اور سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی طاقتوں کے مالک ہیں، اس پہ بڑا فخر ہے، اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھ رہے ہوتے ہیں تو اُن کو وہ اس طرح تباہ و برباد کر دے، جس طرح ایک کیڑے کی بھی شاید کوئی حیثیت ہو، ان کی وہ بھی حیثیت نہیں ہے۔

قرآن کریم جب نازل ہوا تو سب سے زیادہ آپؐ اس کو آسانی اور روانی سے پڑھ سکتے تھے اور اسی روانی میں اس کے مطالب کو بھی خوب سمجھ سکتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا طریق کیا تھا۔ اس بارے میں حضرت قتادہؓ سے روایت ہے کہ مَیں نے انس رضی اللہ عنہ سے نبی کریم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت کے متعلق سوال کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الوتر)

آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کے بارے میں کیا طریق ہوتا تھا اس بارے میں اور بہت ساری روایات ہیں۔ جن میں بیان کرنے والوں نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کیا ہے۔ اُن سے آپؐ کے حُسنِ قراءت کی اور بھی زیادہ وضاحت ہوتی ہے۔

ایک روایت یَعْلٰی بن مَملک کی ہے کہ مَیں نے اُمّ المومنین اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن کریم کی تلاوت کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت قراءت مفسرہ ہوتی تھی۔ یعنی ایک ایک حرف کے پڑھنے کی سننے والے کو سمجھ آ رہی ہوتی تھی۔

(مشکوٰۃ المصابیح۔ کتاب فضائل القرآن)

پھر حضرت اُمّ سَلَمہؓ ہی ایک اور جگہ روایت کرتی ہیں۔ آپؐ کے پڑھنے کا طریق بیان کرتے ہوئے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کریم کی تلاوت ٹھہر ٹھہر کر کرتے تھے آپ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ پڑھ کر توقف فرماتے۔ پھر ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ پڑھتے اور پھر توقف فرماتے، رکتے۔ (مشکوٰۃ المصابیح کتاب فضائل القرآن)۔ تو آپؐ اتنا غور کر رہے ہوتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں ہر ہر لفظ میں معنی پنہاں ہیں اس لئے بڑے ٹھہر ٹھہر کر غور کرتے ہوئے وہاں سے گزرتے تھے۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو کبھی بلند آواز سے اور کبھی آہستہ آواز سے تلاوت کرتے تھے۔ (سنن ابوداؤد کتاب التطوع)۔ اور یہ بلند آواز بھی اور آہستہ آواز بھی انہیں حدود کے اندر تھی جس طرح کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، جس سے پتہ لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کی تلاوت کو کس طرح دیکھتا تھا۔ یہ بھی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کسی چیز کو ایسی توجہ سے نہیں سنتا جیسے قرآن کو سنتا ہے جب پیغمبر اس کو خوش الحانی سے بلند آواز سے پڑھے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الوتر)

تو اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے نبی پر جو نظر ہے اس وقت پہلے سے بھی بڑھ جاتی ہے، جب وہ اپنا کلام اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے خوش الحانی سے سنتا ہے کہ دیکھو میرا پیارا میرے کلام کو کس خوف کس خشیت اور کس محبت کے ساتھ مکمل طور پر اس میں فنا ہو کر پڑھ رہا ہے۔

پھر حضرت حذیفہؓ سے ایک روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کی۔ جب آپؐ رکوع کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم پڑھتے اور جب سجدہ کرتے تو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتے۔ اور جب کوئی رحمت کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے تلاوت کے وقت اور رحمت طلب کرتے۔ اور جب کوئی عذاب کی آیت آتی تو آپؐ رک جاتے اور اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرتے۔ (سنن ابوداؤد کتاب الصلاۃ)۔ اور بعض روایتوں میں آتا ہے کہ یہ رحمت اور پناہ طلب کرتے وقت بعض دفعہ آپؐ کی روتے روتے ہچکی بندھ جایا کرتی تھی۔ آپؐ میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اور پیار اور تعلق اور محبت اس طرح تھا کہ جس کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔

پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! آپؐ میں بڑھاپے کے آثار نظر آنے لگے ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے سورۃ ھود، سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات اور ﴿عَمَّ یَتَسَآءَ لُوْنَ﴾ اور (۔) سورۃ تکویر وغیرہ نے بوڑھا کر دیا ہے۔

(سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن باب و من سورۃ الواقعۃ)

سورۃ ھود میں ان قوموں کا ذکر بھی ہے جو انبیاء کے انکار کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں اور آپؐ جو رحمۃ للعالمین تھے، آپؐ کا دل اس بات سے بے چین ہو جایا کرتا تھا کہ اب بھی کہیں انکار کی وجہ سے قوم پر عذاب نہ آ جائے۔ پہلے انبیاء تو صرف اپنی اپنی قوموں کے لئے ہوتے تھے، آپؐ تو کُل دنیا کے لئے نبی تھے۔ پس آپؐ کو اس زمانے میں اپنی موجودہ قوم کی بھی فکر تھی اور جو آئندہ آنے والی نسلیں ہیں اور دنیا کی تمام قومیں ہیں ان کی بھی فکر تھی، یہ لوگ عذاب میں گرفتار نہ ہو جائیں۔ اور پھر اس وجہ سے آپؐ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے، گڑگڑاتے تھے، رحم مانگتے تھے۔ اور پھر اس سورۃ کی اس آیت نے بھی آپؐ پر بہت بڑی ذمہ داری عائد کر دی کہ (۔) (ھود: 113) کہ جیسے تجھے حکم دیا جاتا ہے اس پر مضبوطی سے قائم ہو جا اور وہ بھی قائم ہو جائیں جنہوں نے تیرے ساتھ توبہ کی ہے۔ اور حد سے نہ بڑھو یقیناً وہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھو کہ صرف اس ایک حکم نے کہ ﴿فَاسْتَقِمْ کَمَآ اُمِرْتَ......﴾ (ھود: 113) نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساس موت ہے آپؐ کی یہ حالت کیوں ہوئی؟ صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں ورنہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا۔ مگر آپؐ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں۔ تو خود تو آپؐ کی زندگی پاکیزہ تھی ہی، اس فکر میں بڑھاپا آیا کہ دوسرے بھی یہ معیار حاصل کر سکیں گے یا نہیں۔ وہ بھی اپنی اپنی استعدادوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کر سکیں گے یا نہیں۔ دوسرے لوگ بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق ان نیکیوں پر جن نیکیوں کا حکم ہے قائم ہو سکیں گے کہ نہیں، ان برائیوں سے جن سے رکنے کا حکم ہے بچ سکیں گے کہ نہیں، اس فکر میں آپؐ پر ایک عجیب حالت طاری رہتی تھی۔ پھر اسی طرح باقی سورتیں ہیں جن کے مضامین میں اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور آخری زمانے کی خبریں، لوگوں کی حالتیں نہ سدھرنے کی وجہ سے تباہیاں، دجل اور یہ سب کچھ ہیں۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے یقیناً آئندہ کا زمانہ بھی دکھا دیا تھا اور آپؐ جو ہر ایک کے لئے رحمت تھے اس بات سے بے چین ہو جاتے تھے کہ دنیا کا کیا ہو گا، اور امت کا کیا ہو گا اگر انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل نہ کیا۔ کیا کسی نے ایسا محسن انسانیت دیکھا ہے؟ جو قرآن کریم کے اس طرح سمجھنے کی وجہ سے کئی صدیوں دور کی حالت دیکھ کر بھی بے چین ہو رہا ہے۔ آپؐ کہتے ہیں مجھے اپنی تو کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے تو ان باتوں نے بوڑھا کر دیا ہے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے دنیا میں ہو رہی ہیں اور دنیا میں ہونے والی ہیں۔ مجھے تو اس بات نے بوڑھا کر دیا ہے اور اس فکر نے بوڑھا کر دیا ہے، اور اس غم نے بے چین کر دیا ہے کہ کیوں دنیا اپنے پیدا کرنے والے خدا کی طرف رجوع نہیں کرتی؟ پھر اور بہت ساری سورتیں ہیں۔ جن کی آپؐ بڑی باقاعدگی سے تلاوت کیا کرتے تھے جن میں قوموں کی تباہی کا، ان میں شرک رائج ہونے اور توحید سے پرے ہٹنے یا قیامت کے آنے وغیرہ کا ذکر ہے۔ پھر ایسی سورتیں جن میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح اور توحید کا ذکر ہے، نیکیوں پر قائم ہونے کا ذکر ہے، برائیوں سے بچنے کا ذکر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کا ذکر ہے، آخرین کے زمانے کا ذکر ہے، قربانیوں کا ذکر ہے جن میں مالی قربانیاں اور جانی قربانیاں ہیں، اور پھر یہ آپؐ کو نصیحت کہ آپؐ تو صرف نصیحت کرتے چلے جائیں، آپ کا کام نصیحت کرنا ہے۔ تو یہ سورتیں بھی بہت سی ہیں جن کی تلاوت آپ اکثر کیا کرتے تھے بلکہ بعض روایتوں میں آتا ہے کہ روزانہ پڑھا کرتے تھے۔ اور یہ تو ہم پہلی روایات میں دیکھ ہی آئے ہیں کہ آپؐ کے پڑھنے کا طریق کیا تھا۔ عذاب کی آیات یا الفاظ جہاں بھی آتے تھے آپؐ کانپ جایا کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کی خشیت غالب آ جایا کرتی تھی۔ اور پھر یقیناً آپؐ اسی صورت میں امت کے لئے دعائیں بھی کرتے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے

انعامات والی آیات سن کر، پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے تھے۔ غرض کہ عجیب انداز تھا، عجیب اسلوب تھا آپؐ کا قرآن کریم پڑھنے کا اور سمجھنے کا اور تلاوت کرنے کا۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ عَبْدُاللّٰه بِن مُغَفَّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ مَیں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ پر سوار سورۃ الفتح پڑھتے دیکھا۔ آپؐ بار بار ہر آیت کو دوہراتے تھے۔ (سنن ابو داؤد کتاب الوتر) ۔اُس وقت آپؐ کے جذبات اللہ تعالیٰ کی حمد سے لبریز تھے، اس کے شکر سے لبریز تھے۔ آپؐ کا سر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھا۔ روایات میں آتا ہے جس اونٹ پر آپ بیٹھے ہوئے تھے اس کی سیٹ کے اگلے حصے پر سر ٹِک گیا تھا۔ کیونکہ آپ کو اس فتح کے ساتھ آئندہ آنے والی فتوحات کے نشانات بھی نظر آ رہے تھے۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کے جذبات اور زیادہ بڑھ گئے تھے۔

پھر سوتے وقت بھی آپؐ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دے کر سویا کرتے تھے۔

چنانچہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب جب اپنے بستر پر جاتے تو دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں ملاتے پھر ان میں پھونکتے اور (سورۃ اخلاص، فلق اور ناس) پڑھتے۔ پھر جہاں تک ہو سکتا اپنے بدن پر ہاتھ ملتے اور آغاز سر اور منہ اور جسم کے اگلے حصے سے فرماتے اور تین دفعہ ایسا ہی کرتے تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن باب فضل المعوذات) ۔گویا ایک ڈھال تھی اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی جس کو آپؐ اپنے اوپر اوڑھ لیا کرتے تھے۔ حالانکہ روایات میں آتا ہے کہ آپؐ کا سونا بھی جاگنے جیسا ہی تھا۔ کئی آدمی عموماً جاگتے ہوئے بھی سو رہے ہوتے ہیں۔ تو آپؐ کا تو یہ حال تھا کہ سوتے ہوئے بھی مسلسل دعائیں ہی کر رہے ہوتے تھے۔

پھر قرآن کریم کا علم جاننے والوں، حفظ کرنے والوں کی بھی آپؐ بے انتہا قدر کیا کرتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کا کلام اپنے دل و دماغ میں بسایا ہوا ہے۔ اس زمانے میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں۔ جنگ احد میں بہت زیادہ شہادتیں ہوئی تھیں۔ اس میں قرآن جاننے والے، اس کا علم حاصل کرنے والے بہت سارے حفاظ بھی شہید ہوئے تھے۔ تو جب سب کی تدفین کا معاملہ پیش ہوا تو اس وقت آپؐ نے تدفین کے لئے ایک اصول وضع فرمایا جس کا روایات میں یوں ذکر آتا ہے کہ جنگ احد کے دن زخمی صحابہؓ نے شہداء کے لئے قبریں کھودنے کی بابت اپنی مجبوری عرض کی بہت سارے زخمی بھی ہو گئے تھے اور جو شہید ہوئے تھے وہ کافی تعداد میں تھے۔ علیحدہ علیحدہ ان کے لئے قبر کھودنا بڑا مشکل تھا۔ طاقت اور ہمت نہیں تھی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ کشادہ قبریں کھودو اور انہیں عمدگی سے تیار کرو اور ایک قبر میں دو دو اور تین تین شہداء کو دفن کرو اور فرمایا ان شہداء میں سے مقدم اس شہید کو رکھو جو قرآن زیادہ جاننے والا تھا۔

(سنن ترمذی کتاب الجہاد باب دفن الشہداء)

ان کا بھی اس وقت احترام ہے۔ شہید تو سارے ہیں لیکن قرآن زیادہ جاننے والے کو مقدم رکھو۔ قرآن کریم سے عشق و محبت تو آپؐ کو تھا ہی کیونکہ آپؐ پر نازل ہوا تھا۔ جس کے اعلیٰ معیاروں کا مقابلہ کرنا تو ممکن نہیں ہے ہاں یہ معیار حاصل کرنے کے لئے حتی المقدور اپنی کوشش کرنی چاہئے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر اس شخص سے محبت تھی جو قرآن کریم عمدگی سے پڑھا کرتا تھا اور اس کو یاد کیا کرتا تھا۔ اور قرآن کریم کو پڑھنے، شوق سے پڑھنے اور یاد کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہؓ سے قرآن کریم سنا بھی کرتے تھے۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی کیا مَیں آپ کو قرآن پڑھ کر سناؤں؟ حالانکہ آپؐ پر قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا جواب سن کر فرمایا: مَیں یہ پسند کرتا ہوں اپنے علاوہ کسی اور سے بھی قرآن کریم سنوں۔ تو حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے سورۃ نساء کی تلاوت کرنا شروع کی یہاں تک کہ میں آیت فَکَیْفَ اِذَا جِئْنَا (۔)(النساء: 42) پر پہنچا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جاؤ۔ حضرت عبداللہ کہتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ (بخاری کتاب فضائل القرآن) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے اور ہم تجھے ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے۔ تو آپؐ کو اپنی اس گواہی پر، اللہ کے حضور اپنے اس مقام کا سن کر ایک خشیت کی کیفیت طاری ہو گئی تھی اور پھر یہ کہ میری اس گواہی کی وجہ سے جو ظاہر ہے ایک سچی گواہی ہونی ہے، میری امت کے کسی شخص کو سزا نہ ملے۔ آپؐ کو اس گواہی پہ فخر نہیں تھا کہ مجھے تو بڑا مقام ملا ہے۔ بلکہ فکر تھی۔ اور اس فکر کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فکر بھی ہوتی تھی کہ امت میں قرآن کریم پڑھنے والے اور اس پر عمل کرنے والے پیدا ہوں جس کے لئے آپؐ ہمیشہ تلقین فرماتے رہتے تھے۔

چنانچہ ایک روایت میں آتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے قرآن کے ماننے والو! قرآن کو تکیہ نہ بناؤ اور رات دن کے اوقات میں اس کی ٹھیک ٹھیک تلاوت کرو اور اس کے پڑھنے پڑھانے کو رواج دو۔ اور اس کے الفاظ کو صحیح طریق سے پڑھو اور جو کچھ قرآن میں بیان ہوا ہے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس پر غور و فکر کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ اس کی وجہ سے کسی دنیاوی فائدے کی خواہش نہ کرنا۔ بلکہ خدا کی خوشنودی کے لئے اس کو پڑھنا۔ (مشکوٰۃ المصابیح) ۔یعنی صرف اس کو زبانی سہارا نہ بناؤ، قرآن کریم رکھا ہوا ہے اور پڑھ رہے ہیں۔ بلکہ اس کو پڑھو اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو۔ اس کے الفاظ و معانی پر غور کرو اور پھر اس کا پڑھنا خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہو، نہ کہ ذاتی فائدے اٹھانے کے لئے جس طرح آج کل بعض لوگ کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ جو صحابہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قرآن! قرآن پڑھے بغیر نہ سویا کرو۔ اور اس کی تلاوت رات کو اور دن کے وقت اس انداز میں کرو جیسے اس کی تلاوت کرنے کا حق ہے۔ اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ اور اس کے مضامین پر غور کیا کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ المصابیح ۔ کتاب فضائل القرآن) ۔یعنی قرآن کریم کو پڑھو بھی اس کی تعلیم کو پھیلاؤ بھی اور اس پر عمل بھی کرو۔ دوسروں کو بھی بتاؤ۔

پھر آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم پڑھتا ہے اور اس کا حافظ ہے وہ ایسے لکھنے والوں کے ساتھ ہوگا جو بہت معزز اور بڑے نیک ہیں۔ اور وہ شخص جو قرآن کریم کو پڑھتا ہے اور اس کی تعلیمات پر شدت سے کاربند ہوتا ہے اس کے لئے دوہرا اجر ہوگا۔ (بخاری کتاب التفسیر تفسیر سورۃ عبس) ۔تو زیادہ اجر قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے ہی ہے۔ اور عمل اسی وقت آئے گا جب اس کے مفہوم کو سمجھ سکیں گے۔ اور آپؐ اس کی بار بار تلقین اس لئے فرماتے تھے کہ قرآن کریم پڑھو اور سمجھو کہ قرآن کریم کو گھروں میں صرف سجاوٹ کا سامان نہ بنا کے رکھو یا صرف یہی نہیں کہ پڑھ لیا اور عمل نہ کیا بلکہ عمل سے ہی درجات بلند ہوتے ہیں۔

پھر ایک اور ترغیب دیتے ہوئے آپؐ فرماتے ہیں کہ اونچی آواز سے قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے لوگوں کے سامنے خیرات کرنے والا اور آہستہ آواز میں قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسا چپکے سے خیرات کرنے والا۔

(سنن ابوداؤد کتاب التطوع۔ باب فی رفع الصوت بالقراءۃ فی صلاۃ اللیل)

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو قیامت کے روز اس کے ماں باپ کو دو تاج پہنائے جائیں گے جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی، جو ان کے دنیا کے گھروں میں ہوتی تھی۔ پھر جب

اس کے والدین کا یہ درجہ ہے تو خیال کرو کہ اس شخص کا کیا درجہ ہوگا۔ جس نے قرآن پر عمل کیا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الوتر باب ثواب قراءۃ القرآن)

دیکھیں آپؑ کو ہر وقت یہ لگن تھی کہ اس کتاب کو (-) ہمیشہ پڑھتی رہے، اس پر عمل کرتی رہے۔ کہیں یہ نہ ہو کہ اس کو چھوڑ دے۔ اور یقیناً اس کے لئے آپؑ دعائیں بھی کرتے تھے۔ اور یہ جو درجات کی بلندی کے بارے میں فرما رہے ہیں یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی آپؑ کو بتایا ہو گا۔ اور اسی سے علم پا کر آپؑ نے بتایا ہے کہ اس کے درجات کی بلندی ہوگی۔ اللہ کرے کہ آپؑ کی اس دلی تمنا کو امت سمجھے۔ اور بھی بے شمار مثالیں ہیں جن میں آپؑ نے (-) کو قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے تا کہ وہ اعلیٰ اخلاق قائم ہوسکیں جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کا حصہ بنایا ہوا تھا اور آپ چاہتے تھے کہ (-) بھی ان پر عمل کرے اور قرآن کریم کی تعلیم تمام دنیا میں رائج ہو جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

”اس بارہ میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن مجید وحی متلو ہے اور اس کا ہر حصہ متواتر اور قطعی ہے اور حتیٰ کہ اس کے نقطے اور حروف بھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے ایک زبردست اور کامل اہتمام کے ساتھ ملائکہ کی حفاظت اور پہرہ میں اتارا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں کسی قسم کا دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا اور ہمیشہ اس بات پر مداومت سے عمل کیا کہ اس کی آیت آپؐ کی آنکھوں کے سامنے اسی طرح لکھی جائے جس طرح نازل ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ آپؐ نے تمام قرآن کو جمع فرما دیا اور بنفس نفیس اس کی آیات کی ترتیب قائم فرمائی۔ آپؐ ہمیشہ نمازوں وغیرہ میں اس کی تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے رفیق اعلیٰ اور محبوب ربّ العالمین سے جا ملے“۔

(ترجمہ عربی عبارت ’حمامۃ البشریٰ‘ روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 217)

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن کریم کو پڑھنے، سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میر غلام احمد نسیم صاحب

زُہد و عبادت کے پیکر

حضرت اویس قرنی

حضرت بانی سلسلہ فرماتے ہیں:۔

”اویس قرنی کے لئے بسا اوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمن کی طرف کو منہ کر کے کہا کرتے تھے۔ کہ مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ آپؐ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ وہ اپنی والدہ کی فرمانبرداری میں بہت مصروف رہتا ہے اور اسی وجہ سے میرے پاس بھی نہیں آ سکتا۔ بظاہر یہ بات ایسی ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ مگر وہ ان کی زیارت نہیں کر سکتے۔ صرف اپنی والدہ کی خدمت گزاری اور فرمانبرداری میں پوری مصروفیت کی وجہ سے۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ہی آدمیوں کو السلام علیکم کی خصوصیت سے وصیت فرمائی ہے یا اویس کو یا مسیحؑ کو۔ یہ ایک عجیب بات ہے۔ جو دوسرے لوگوں کو ایک خصوصیت کے ساتھ نہیں ملی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب حضرت عمرؓ ان سے ملنے کو گئے۔ تو اویس نے فرمایا کہ والدہ کی خدمت میں مصروف رہتا ہوں۔ اور میرے اونٹوں کو فرشتے چرایا کرتے ہیں۔…………“

(ملفوظات جلد 1 ص 195)

پھر فرمایا

”اویس قرنی کو بھی الہام ہوتا تھا۔ اس نے ایسی مسکینی اختیار کی کہ آفتاب نبوت اور امامت کے سامنے آنا بھی سوء ادب خیال کیا۔ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارہا یمن کی طرف مونہہ کر کے فرمایا کرتے تھے کہ **اجد ریح الرحمن من قبل الیمن**۔ یعنی مجھے یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو آتی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اویس میں خدا کا نور اترا ہے۔“

(ضرورت الامام روحانی خزائن جلد 13 ص 474)

نسب نامہ و حالات

اویس بن عامر کا سلسلہ نسب قبیلہ قرن بن رومان بن ناجیہ بن مراد سے جا ملتا ہے۔ اویس اہل یمن سے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عہد رسالت میں موجود تھے۔ مگر آنحضرت ﷺ سے ملاقات ثابت نہیں۔ تاریخ میں ان کے حالات کم ملتے ہیں۔ اویس 17ھ کے بعد مدینہ منورہ آئے اور خلیفہ وقت حضرت عمرؓ سے ان کی پہلی ملاقات ہوئی۔ پھر وہ کوفہ چلے گئے اور گوشہ عزلت میں بقیہ زندگی بسر کی۔

اویس زہد و عبادت کے پیکر تھے۔ ان کے انداز اور اطوار سے مجذوبانہ شان بھی جھلکتی ہے۔ ان کی وفات 22ھ میں ہوئی۔ ایک دوسری روایت کے مطابق وفات 37ھ (657ء) میں جنگ صفین میں زخمی ہونے سے ہوئی۔ صحیح مسلم میں مناقب وفضائل کا ذکر ہے۔

مناقب وفضائل

حضرت اویس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”**اویس القرنی خیر التابعین با حسان و عطف**“ یعنی حضرت قرنی احسان اور لطف وکرم کی رو سے بہترین تابعین میں سے ہیں۔ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: فرماتے تھے کہ وہ بہترین تابعین میں سے ایک ہے۔ اس کا نام اویس ہے۔ اس کی والدہ ہے۔ اس کے جسم پر درہم کے برابر سفیدی ہے ملاقات پر اس سے اپنی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کرنا۔ (مسلم)

اسیر بن جابر بیان کرتے ہیں کہ جب یمن سے وفد حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے دریافت کیا کہ تم میں اویس بن عامر ہے؟ پھر آپ اویس سے ملے اور پوچھا آپ اویس بن عامر ہیں۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپ نے فرمایا کہ مراد قبیلے اور پھر قرن قبیلے سے تعلق ہے؟ اس نے جواب دیا جی ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا کہ تمہیں برص کی بیماری تھی جس سے اب شفاء ہوگئی ہے سوائے ایک درہم کے نشان کے؟ اس نے یہ بھی تسلیم کیا۔ پھر آپ نے دریافت فرمایا: کیا تمہاری والدہ (بقید حیات) ہے۔ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ”میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تمہارے پاس جب یمن کا امدادی وفد آئے گا تو اس میں اویس بن عامر جو مراد قبیلے اور پھر قرن قبیلے سے تعلق رکھتا ہے۔ شامل ہوگا۔ اسے برص تھا مگر اب شفاء پا چکا ہے سوائے ایک درہم کے نشان کے برابر کے، اس کی والدہ ہے جس کا وہ بہت ہی فرمانبردار ہے۔ وہ ایسا شخص ہے کہ اگر خدا کی قسم کھائے تو وہ پوری ہو کر رہے۔ اگر تمہیں موقعہ ملے تو اس سے اپنے لئے خدا سے مغفرت طلب کرنے کی درخواست کرنا“۔ حضرت عمرؓ نے ان سے اپنی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست کی اور اویس نے آپ کے لئے دعا کی۔ (صحیح مسلم)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اویس قرنی کو اسلام کی دولت سے اللہ تعالیٰ نے خود روشناس کروایا اور یہ خدا کی رحمت اور فضل کا اعجاز ہے کہ وہ میرا نادیدنی عاشق صادق بن گیا۔

نیز فرمایا: ”اویس قرنی میرا عاشق ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔“

یمن کی طرف سے خدا کی خوشبو

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **انی لاجد نفس الرحمن من قبل الیمن** ………… یعنی مجھے یمن کی طرف سے رحمٰن کی خوشبو آتی ہے۔

زریں و مشہور اقوال

1۔ ”جس شخص نے خدا کو پہچان لیا کوئی چیز اس پر پوشیدہ نہیں رہتی۔“

2۔ ”تنہائی میں سلامتی ہے“ وحدت کی تعریف میں فرمایا: خدا کے سوا کسی کا خیال دل کی طرف سے گزرنا بھی نہ چاہئے۔“

3۔ ”جس شخص نے خدا تعالیٰ کو حقیقی رنگ میں سمجھا وہ ہر چیز کو اس کی اصل شکل میں سمجھ جاتا ہے۔“

4۔ ”دل کو حاضر رکھو تا کہ غیر کو اس میں دخل میسر نہ ہو۔“

5۔ فرمایا: ”بڑائی عاجزی میں ہے۔ سرداری سچائی میں ہے۔ فخر فقر میں ہے۔ بزرگی قناعت میں ہے۔ بے نیازی توکل میں ہے۔ خاندانی نسبت پرہیزگاری میں ہے۔“

6۔ فرمایا: ”میں نے رفعت اور بلندی کی طلب کی اور اس کو پا لیا اور یہ سب کچھ مجھے فروتنی اور تواضع کرنے سے حاصل ہوا۔“

7۔ فرمایا: ”زھد میں راحت ہے اور قناعت شرف ہے اور توکل کے ذریعہ استغنا حاصل ہوتا ہے۔“

8۔ فرمایا ”جب سو رہے ہو تو موت کو اپنے سرہانے سمجھو اور جب بیدار ہو تو موت کو سامنے سمجھو۔ گناہ کو حقیر مت سمجھو بلکہ بڑا سمجھو تا گنہگار ہونے سے بچ سکو“۔

منیٰ

یہ مکہ سے قریباً 6 کلومیٹر جنوب مشرق میں واقع میدان کا نام ہے۔ اب یہاں پر سعودی حکومت نے جدید سہولیات اور سڑکیں بھی تعمیر کروادی ہیں۔ اس میدان میں حجتہ الوداع کے موقع پر جس مقام پر آنحضورؐ کا خیمہ نصب تھا وہاں اب مسجد خیف تعمیر ہے۔ اسی میدان میں 3 جمرے قائم ہیں۔ 1۔ جمرہ دنیا 2۔ جمرہ وسطیٰ، 3۔ جمرہ عقبہ۔ یہاں پر حاجی رمی جمار (شیطانوں کو پتھر مارنا) کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اب یہاں مذبح خانے (Slaughter House) بھی بنا دیے گئے ہیں۔ 8 ذی الحج کو یہاں قیام سے ہی حج کا آغاز ہوتا ہے اور 12 یا 13 ذی الحج کو رمی جمار کے ساتھ اسی میدان میں حج کا اختتام ہوتا ہے۔ اسی میدان میں قربانی ذبح کی جاتی ہے اور یہیں پر سر کے بال ترشوائے جاتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مدرسین حدیث رمضان 2005ء (ربوہ)

1۔مکرم مولانا جمیل الرحمن صاحب رفیق
2۔مکرم بشارت احمد محمود صاحب
3۔مکرم حافظ مظفر احمد صاحب
4۔مکرم نصیر احمد انجم صاحب
5۔مکرم عبد السمیع خان صاحب
6۔مکرم اسد اللہ غالب صاحب
7۔مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں
8۔مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب
9۔مکرم راجہ نصیر احمد صاحب
10۔مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب
11۔مکرم سید میر محمود احمد صاحب
12۔مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب

معتکفین

رمضان المبارک 2005ء میں بیت مبارک ربوہ میں 60 مردوں اور 40 عورتوں کو اعتکاف بیٹھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔خدا تعالیٰ سب کی عبادتوں کو قبول فرمائے۔آمین

اعلان دارالقضاء

(محترم محمد سلیم اکبر صاحب بابت ترکہ محترم محمد شریف صاحب)

محترم محمد سلیم اکبر صاحب نے درخواست دی ہے کہ خاکسار کے والد محترم محمد شریف صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں قطعہ نمبر 22/17 برقبہ دس مرلہ واقع محلہ دارالرحمت ان کے نام بطور مقاطعہ گیر کے منتقل کردہ ہے یہ قطعہ میرے نام منتقل کر دیا جائے دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں جملہ ورثاء کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔محترم محمد سعید رمزی صاحب۔پسر
2۔محترم محمد قدیر صاحب۔پسر
3۔محترم محمد رشید صاحب۔پسر
4۔محترم محمد کریم فضل صاحب۔پسر
5۔محترم محمد سلیم اکبر صاحب۔پسر
6۔محترم محمد وسیم صاحب۔پسر
7۔محترمہ نیرہ مسرت صاحبہ۔دختر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو وہ 30 یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (ناظم دارالقضاء)

مال میں دوسروں کا بھی حصہ ہے

سورہ فجر کی آیت 20 کی تشریح میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"چونکہ لَمًّا کے معنی دوسرے کا حصہ لینے کے بھی ہیں۔اس لئے اس آیت میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ انسان کو جو دولت ملتی ہے وہ صرف اسی کا حصہ نہیں ہوتا اس میں دوسرے بنی نوع انسان کا بھی حصہ ہوتا ہے۔لیکن بعض لوگ اس دولت کو صرف اپنے نفس پر خرچ کر دیتے ہیں۔اور دوسروں کا حق کھا جاتے ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد 8 ص 565)

اپنے مال میں سے یتیموں کا حق اور حصہ ان تک احسن طریق سے پہنچانے کے لئے کفالت یکصد یتامیٰ کمیٹی کو بھجوائیں۔

(مرسلہ: کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ملک توقیر احمد صاحب واقف زندگی وکالت مال ثالث تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک غلام احمد صاحب مرحوم آف کنری سندھ کی مورخہ 26/اکتوبر 2005ء کو گرنے کی وجہ سے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔وہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔آمین

مکرم غلام حیدر صاحب مددگار کارکن وکالت علیا تحریک جدید تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے ہمزلف مکرم انور علی صاحب ساکن میادی نانو ضلع نارووال اور ان کے بیٹے مکرم محمد امجد صاحب 4 نومبر 2005ء کو لاہور میں موٹر سائیکل پر جا رہے تھے کہ ایک کار سے ٹکرا گئے جس کے نتیجہ میں مکرم انور علی صاحب کی دائیں ٹانگ 3 جگہ سے اور بازو ایک جگہ سے جبکہ ان کے بیٹے کی دائیں ٹانگ 3 جگہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ان کا میو ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے دونوں باپ بیٹا کا آپریشن ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور جلد کامل صحت سے نوازے۔

مکرم ہومیو ڈاکٹر عدیل اختر صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے دو نسبتی بھائی مکرم عبد الحئی صاحب و مکرم عبد القدیر صاحب ابن مکرم عبد المجید صاحب کو موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے چوٹیں آئی ہیں۔احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مشہود احمد صاحب ناظم تجنید مجلس انصار اللہ گوجرخان تحریر کرتے ہیں کہ مکرم خواجہ قمر زمان صاحب نائب صدر گوجرخان کے دل کا کامیاب بائی پاس آپریشن 18/اکتوبر کو ہوا ہے ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا اعزاز

ضلع کی سطح پر سالانہ علمی ادبی مقابلہ جات 26/اکتوبر سے 2 نومبر 2005ء تک بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر انتظام گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر میں منعقد ہوئے ان مقابلہ جات میں اکیڈمی کے طلباء نے درج ذیل پوزیشنز حاصل کی ہیں۔الحمد للہ

1۔اردو مباحثہ فاتح احمد ولد مکرم شفیق احمد صاحب (مخالفت میں) اول
2۔اردو مباحثہ (حق میں) ہشام احمد فرحان ولد مکرم مبشر احمد خالد صاحب۔سوم
3۔انگلش تقریر ہشام احمد فرحان ولد مکرم مبشر احمد خالد صاحب۔اول
4۔بیت بازی فاتح احمد ولد مکرم شفیق احمد صاحب۔سوم
5۔پنجابی ٹاکرہ (مخالفت میں) مدثر احمد ولد مکرم آفتاب احمد صاحب۔اول
6۔پنجابی ٹاکرہ (حق میں) مباہل احمد ولد مکرم محمود احمد صاحب۔سوئم
7۔اقبالیات ہشام احمد فرحان ولد مکرم مبشر احمد خالد صاحب۔اول

ضلعی سطح پر نصرت جہاں اکیڈمی اور گورنمنٹ جامعہ ہائی سکول جھنگ صدر کے طلباء کے درمیان سخت مقابلہ ہوا۔جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کی جیت ہوئی اور نصرت جہاں اکیڈمی کو اول قرار دے کر ٹرافی کا حق دار قرار دیا گیا۔تحصیل لیول میں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء کی فہرست پہلے شائع کی جا چکی ہے اس میں مضمون نویسی کے مقابلہ میں عرفان احمد ولد مکرم محمد اکرم صاحب نے تیسری پوزیشن حاصل کی تھی۔اللہ تعالیٰ یہ اعزازات ادارہ اور طلباء کے لئے مبارک کرے۔آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم ربوہ)

نکاح

مکرم سید عبد الحمید شاہ صاحب دارالنصر شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میرے بیٹے مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ امۃ القدوس زہرہ صاحبہ بنت مکرم حمید احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ مبلغ 5 7 ہزار روپے حق مہر پر مکرم عبد الحلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے 6 نومبر کو بیت محمد دارالنصر شرقی ربوہ میں کیا۔مکرم سید ناصر احمد شاہ صاحب مکرم محمد حسین شاہ صاحب جلہ ارائیں ملتان کے پوتے ہیں۔احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم احمد خاں منگلا صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم محمد اعظم خاں منگلا صاحب کو 19 ستمبر 2005ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت علیم احمد نام عطا کرتے ہوئے تحریک وقف نو میں شامل فرمایا ہے۔نومولود مکرم جمیل خاں صاحب ڈیریانوالہ ضلع نارووال کا نواسہ ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین، نیک اور خادم دین بنائے۔آمین

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شیخ بشارت احمد شاکر صاحب اور محترمہ سلطانہ بشارت شیخ صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ کو مورخہ 19/اکتوبر 2005ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا کیا ہے۔بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچے کا نام وجاہت احمد عطا کیا ہے۔بچہ مکرم حکیم شیخ عبد الرحمان صاحب مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کا پوتا اور مکرم محمد نواز صاحب مومن معلم وقف جدید دارالشکر ربوہ کا نواسہ ہے۔احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔خادم دین، صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم نعیم احمد اٹھوال صاحب نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت الفضل چندہ و بقایا جات کی وصولی اور الفضل میں اشتہارات کی ترغیب کے سلسلہ میں ضلع شیخوپورہ کے دورہ پر ہیں۔تمام احباب جماعت اور خصوصاً عہدیداران سے تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

مینوفیکچررز و ڈیلر: واشنگ مشین۔گیزر
کوکنگ رینج۔ہیٹر وغیرہ
نور ہوم اپلائنسز
B-1/32 چاندنی چوک راولپنڈی
پروپرائٹر: محمد سلیم منور
فون: 051-4451030-4428520

اسلام آباد میں جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
VIP ENTERPRISES
13- Panorama Centre
Blue Area Islamabad
سہیل صدیقی: 2270056-2877423

ملکی اخبارات سے

خبریں

سارک کانفرنس ۔بنگلہ دیش کے دارالحکومت ڈھاکہ میں 13ویں سارک سربراہ کانفرنس میں خطے سے غربت، ناخواندگی، دہشت گردی کے خاتمہ اور تجارت کے فروغ پر اتفاق کیا گیا ہے۔ نیز قدرتی آفات سے بچاؤ۔توانائی اور ماحولیاتی تحفظ کے لئے مل کر کام کیا جائے گا۔اس کانفرنس نے افغانستان کو رکنیت دے دی ہے اور چین، جاپان کی ممبر شپ کے لئے طریقہ کار طے کیا جائے گا۔

کشمیر سے فوجی انخلاء ۔وزیراعظم شوکت عزیز نے کہا ہے کہ کشمیر میں فوجی انخلاء سے بداعتمادی ختم ہو گی۔ہزاروں فوجیوں کی موجودگی امن کے عمل میں روکاٹ ہے۔

70 کروڑ ڈالر کی امداد ۔امریکی کانگریس نے 2006ء کے مالی سال کے دوران پاکستان کے لئے 70 کروڑ ڈالر کے امدادی پیکج کی منظوری دی ہے۔ 60 کروڑ ڈالر اقتصادی و فوجی شعبے کی ترقی کے لئے جبکہ 4 کروڑ ڈالر انسداد منشیات، 2 کروڑ ڈالر بچوں کے حقوق کی بحالی اور بقیہ رقم ترقیاتی مد میں خرچ کی جائے گی۔

فرانس میں فسادات ۔فرانس میں کرفیو کے باوجود فسادات پر قابو نہ پایا جا سکا۔ 19ویں روز بھی گھیراؤ جلاؤ جاری رہا۔ پیرس کی اہم عمارتوں پر حملوں کی دھمکی کے بعد کرفیو لگایا گی۔اب تک ہزاروں کاریں، سکول اور متعدد سٹور جلا دیئے گئے ہیں۔جبکہ متعدد افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

شامی سرحد کے قریب 54 جاں بحق ۔عراق کی ہلال احمر تنظیم نے کہا ہے کہ امریکی فوج نے شامی سرحد کے قریب بچوں اور خواتین سمیت 54افراد کو جاں بحق کر دیا ہے۔ان افراد کی نعشیں ایک ڈھیر سے ملیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 15 نومبر 2005ء

طلوع فجر	5:10
طلوع آفتاب	6:34
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

درخت اور پودے زمین کی زینت ہیں

AL-FAZAL JEWELLERS
YADGAR CHOWK RABWAH
PH:047-6213649

احمد ٹریول انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

ماشاء اللہ گیزر
اعلیٰ کوالٹی کے بھاری چادر کے گیزر
لائف ٹائم گارنٹی کے ساتھ سیل اینڈ سروس
B-1-10-17 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون: 042-5153706-0300-9477683

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈبی 30/ روپے بڑی 90/ روپے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434.Fax:6213966

عثمان الیکٹرونکس اینڈ موبائل کارنر
042-7353105
ہر کمپنی کے موبائل، یونیورسل چارجر Universal Sim Connections کارڈ ارزاں نرخوں پر دستیاب ہیں
1-لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
طالب دعا: ذیشان قمر
Email:uepak@hotmail.com

معروف قابل اعتماد نام
البشیرز
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب چوک کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز شوروم ربوہ
فون شوروم چوک 047-6214510- 049-4423173

زاہد اسٹیٹس بلڈرز اینڈ ڈویلپر
گوادر
لاہور | اسلام آباد | راولپنڈی | کراچی
اور اب میں بھرپور اعتماد کے ساتھ سرمایہ کاری کا بہترین موقع
کیونکہ بہترین سرمایہ کاری ہے آپ کا روشن مستقبل
Head Office: 10-Hunza Block, Allama Iqbal Town, Lahore 042-7441210 0300-8458676
Branch Office: 41-Y Gole Plaza, Ground Floor, Defence, Lahore Ph: 5740192, 5744284 0300-8423089
Gwadar Office: 042-7441210, 0300-8458676 Mob: 0333-4672162
Website Address: www.zahidestates.com
E-Mail: zanfa119@hotmail.com
چیف ایگزیکٹو ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق
ایگزیکٹو چوہدری عمر فاروق

New BALENO SUZUKI
...New look, better comfort

Sunday open Friday closed
Under supervision of Qualified Engineers
MINI MOTORS
54-Industrial Area, Gulberg III, Lahore
Tel:5712119-5873384

فخر الیکٹرونکس
ڈیلر: فریج، ائیر کنڈیشنر
ڈیپ فریزر، کوکنگ رینج
واشنگ مشین ڈیزرٹ کولر، ٹیلی ویژن
1-لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
ہم آپ کے منتظر ہونگے
احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی رعایت
طالب دعا: شیخ انوار الحق، شیخ منیر احمد
فون: 7223347-7239347-7354873

22 قیراط لوکل، امپورٹڈ اور ڈائمنڈ زیورات کا مرکز
Mob: 0300-4742974
TEL:042-6684032
Mob: 0300-9491442
دلہن جیولرز
Dulhan Jewellers
Gold Palace Plaza, Shop # 1, Defence Chowk, Main Boulevard Defence Society, Lahore Cantt.
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد

پاکستان الیکٹرونکس
سپیشل شادی پیکج
RS:49900/-
سپیشل آفر: موٹر سائیکل کے ساتھ خوبصورت ہیلمٹ فری۔خوبصورت دیدہ زیب طاقتور اور پائیدار
راوی موٹر سائیکل 70CC نقد اور آسان اقساط میں دستیاب ہے
1 سالہ وارنٹی کے ساتھ
آپ کا اعتماد ہماری پہچان
پاکستان بھر میں ڈلیوری کا بندوبست موجود ہے۔(ویزا کارڈ کی سہولت موجود ہے)
042-5124127
042-5118557
Mob:0300-4256291
طالب دعا: مقصود احمد ساجد (سابقہ بجلی سیلز منیجر PEL)
ایڈریس C1/2/26 نزد خوشیہ چوک کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminium Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts In Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
129/C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan, Ph: 7599106
0300-8680400 email: multicolor13@yahoo.com

C.P.L 29-FD

IELTS/TOEFL/German Language
Do you want to get higher education in foreign Universities?
If yes then join classes for IELTS/TOEFL/German, O/A level math.
Hostel Facility for the students of other cities especially from Rabwah
Education concern ®
Mr. Farrukh luqman Mr. Muhammad Nasr-Ullah Dogar
829-C Faisal Town Lahore Pakistan
Office:042-5177124/5201895; Fax:042-5201895
Mobile: 0301-4411770 0303-6476707/0300-4721863/0333-4696098
Email: edu_concern@cyber.net.pk URL:www.educoncern.tk

لاہور، کراچی، ڈیفنس لاہور اور گوادر میں
جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
عمر اسٹیٹ
Real Estate Consultants
فون 0425301549-50
موبائل: 0300-9488447
ای میل: umerestate@hotmail.com
452.G4 مین بولیوارڈ، جوہر ٹاؤن II لاہور
پروپرائٹر: چوہدری اکبر علی